بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿عورت کی آواز ستر میں داخل نہیں﴾

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام کہ جمہور فقہاء کی نزدیک عورت کی آواز ستر میں داخل ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

مستفتی: حافظ دلاور کوہاٹی

الجواب! حامداومصلیا

عورت کی آواز اگرچہ ستر میں داخل نہیں لیکن غیر محرم سے بات کرنے کی کھلی اجازت بھی نہیں ہے، چنانچہ ضرورت کی بات میں بھی اپنے کلام میں فطری نزاکت اور لطافت کو بتکلف ختم کرنے کا حکم ہے تاکہ مخاطب کے دل میں میلان پیدا نہ ہو۔

لمافی قوله تعالیٰ:(سورۃالاحزاب،الآیۃ۳۲)

فلاتخضعن بالقول فیطمع الذی فی قلبه مرض

ولمافی الشامی:(۱/۴۰۶)طبع:سعید

(قوله:وصوتها)معطوف علی المستثنی یعنی أنه لیس بعورۃح.(قوله:علی الراجح)عبارۃالبحرعن الحلیة أنه الاشبه وفی النهروهوالذی ینبغی اعتماده.ومقابله فی النوازل:نغمة المرأۃعورۃ،وتعلمهاالقرآن من المرأۃأحب.قال علیه الصلوۃوالسلام:((التسبیح للرجال والتصفیق للنساء)).

ولمافی الدرّ:(۶/۳۶۹)طبع:سعید

ولایکلم الاجنبیةالاعجوزاعطست أوسلمت فیشمتهاویردالسلام علیهاوالالا.

ولمافی معارف القرآن تحت قوله تعالیٰ(فلاتخضعن بالقول):(۷/۱۳۲)طبع:معارف القرآن

اس آیت اور حدیث مذکور سے اتنا تو ثابت ہوا کہ عورت کی آواز ستر میں داخل نہیں، لیکن اس پر بھی احتیاطی پابندی یہاں بھی لگادی اور تمام عبادات اور احکام میں اس کی رعایت کی گئی ہے کہ عورتوں کا کلام جہری نہ ہو جو مرد سنیں۔ امام کوئی غلطی کرے تو مقتدیوں کو لقمہ زبان سے دینے کا حکم ہے، مگر عورتوں کو زبان سے لقمہ دینے کے بجائے یہ تعلیم دی گئی کہ اپنے ہاتھ کی پشت پر دوسرا ہاتھ ماریں تاکہ ہاتھوں کی آواز سے امام متنبہ ہو جائے زبان سے کچھ نہ کہیں۔

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ: مشتاق الرحمٰن مروت غفرلہ ولوالدیہ

دارالافتاء والتحقیق ابوبکر صدیق مسجد ڈیفنس فیز۲

فتویٰ نمبر: ۶۳۸۴

الجواب صحیح

مفتی عبدالرحمٰن عفا اللہ عنہ

۱۱ ربیع الثانی ۱۴۴۰ھ